ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر علی شیر

اسکالر شعبہ اردو جامعہ پشاور

ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری

شعبہ اردو جامعہ پشاور

ذولسانی لغت نگاری کے فنی اُصول

(اردو اور پشتو ذولسانی لغت نگاری کے تناظر میں)

Dr. Ali Sher
Scholar Department of Urdu University of Peshawar
Dr. Badshah Munir Bukhari
Department of Urdu University of Peshawar

The technical principles of bilingual lexicography (In the context of Urdu and Pashto bilingual lexicography)

This article, as the premier work introducing the principles of bilingual lexicography from a technical perspective, is launched to represent original thinking and innovative theorization in the field of bilingual lexicography. It treats the bilingual dictionary as a system of intercultural communication and bilingual dictionary making as a dynamic process realized by sets of choices, characterizing the overall nature of the dictionary. It examines the dictionary and dictionary making by using a model of lexicography which stresses the three-way relationship of compiler, dictionary context and user and incorporates them into a unified coherent framework. Throughout the study, special focus is on Urdu and Pashto bilingual lexicography. In the article not only discuss all the main practical and theoretical issues in lexicography for Urdu and Pashto , but a thorough treatment of the processes involved within a communicative model, as the bilingual dictionary is seen as what it can be at its best: an indispensable learning tool. A bilingual dictionary, like other

dictionaries, is an imperfect method of describing the lexicon in one or two languages, yet, given the nature of dictionary consultation, it can be successfully used in prediction, i.e. in production of linguistic forms or meanings which serve in the process of communication.

Key Words: *Pashto, Urdu, Pakistan, Afghanistan, lexicography, Dictionaries, research, evolution, ancient language, bilingual.*

لغت نگاری لغت کی تدوین و تشکیل کا عمل ہے ۔ساخت کے اعتبار سے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کو ساختِ کبیر اور دوسرے حصے کو ساختِ صغیر کا نام دیا جاتا ہے ۔ ساختِ کبیر میں شاملِ لغت الفاظ ، مرکبات، محاورات ، ضرب الامثال کی تعداد اور ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے جبکہ ساختِ صغیر میں شاملِ لغت تمام الفاظ ، مرکبات، محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کے لسانی ماخذ، قواعدی حیثیت ، تلفظ، ہجا، املا، تذکیر و تانیث اور معنی و مفہوم کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ذولسانی لغات کے لیے ابتک کوئی مستند اصول و ضوابط نہیں بنائے گئے لیکن اساتذہ نے کچھ اصول بتائے ہیں جن پر عمل کر کے لغت نگار ایک اچھے اور معیاری لغت کی تدوین و تشکیل کر سکتا ہے۔

ذولسانی لغات میں مرتب کی ذمہ داریوں کا دائرہ کاراور دائرہ علم اور بھی وسیع ہوتا ہے ان کے لیے بہ یک وقت دو زبانوں کا علم ضروری ہے۔اس کی اولین اور بنیادی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک زبان کے الفاظ کا ترجمہ و تشریح دوسری زبان کے الفاظ میں کرے۔ لغت نگار کے لیے یہ لازم ہے کہ نہ صرف وہ دونوں زبانوں کے مزاج اور ان کے الفاظ کی روح تک پہنچے بلکہ وہ دونوں زبانوں کے تاریخی ارتقا سے واقفیت بھی رکھتا ہو۔کیونکہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان کے الفاظ میں تب کامیابی سے منتقل ہو سکتے ہیں جب لغت نگار اس انتقالِ معنی کے تمام مسائل و مراحل سے واقف ہواور ساتھ ساتھ تغیرِ زمانی کے تمام مدارج سے بھی واقف ہو۔وہ دونوں زبانوں کے تہذیبی اقدار اور دونوں کی تشکیل میں کردار ادا کرنے والی صدیوں کی روایات کا علم رکھتا ہو۔ زبان کے الفاظ بالخصوص ان کی ترکیبی اور محاوراتی شکلوں کی دوسری زبان میں منتقلی کے عمل میں بڑی دشواری زبانوں کی مزاج شناسی اور تہذیبی اقدار سے آگاہی ہے۔ اس معیار کو پیش نظر رکھ کر ذولسانی لغت نگاری کے فنی تقاضوں اور اس کے دائرہ کار کا تعین کیا جائے گا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ا۔ واضح نصب العین یا دائرہ کار کا تعین:

تدوین لغت کے وقت لغت نگار سے پہلا تقاضا واضح نصب العین اور دائرہ کار کے تعین کا ہے۔اس سلسلے میں اس سوال کا جواب بھی اہم ہے کہ لغت کی تدوین کا مقصد کیا ہے؟ آیا یہ صرف طلبہ کی ضروریات کے پیش نظر تیار کی جارہی ہے یا کسی مخصوص پیشے والوں کے لیے۔اس لغت کی نوعیت تاریخی ہوگی یا لسانی؟ مترادفاتی لغت ہے یا تشریحی، عام لغت ہے یا ردیفی؟ معنی کے اسناد کہاں اور کن شعرا یا ادیبوں سے لیے جائیں گے۔اندراجات الفاظ کے معنی کی وضاحت کے لیے وضاحتی و تشریحی انداز اپنایا جائے گا یا مترادفات کافی ہوں گے۔ سابقہ لغات سے استفادہ کی نوعیت کیا ہوگی؟ غیر لغاتی مواد کو کس حد تک شامل کرنا لازمی ہوگا۔ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھنا اصل لغت کے دائرہ کار کے تعین پر منحصر ہے۔[۱]

اس کے علاوہ ذولسانی لغت نویسی میں دونوں زبانوں کی خدمت، عظمت، ہمہ گیریت اور وسعت کا اندازہ لگاکر ان کے ذخیرۂ الفاظ کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے بطور قیمتی اثاثہ محفوظ کرنا ہے۔

مخففاتی اور صفحاتی فہرستیں:

ذولسانی لغت کی تدوین و تشکیل کے وقت لغت نگار کو دائرۂ کار اور واضح نصب العین کے بعد لغت کے ابتدائی صفحات میں دو طرح کی فہرستوں کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے جن کی بدولت لغت سے استفادہ کرنے والا بہت سی دشواریوں سے نجات پا سکتا ہے۔ پہلی فہرست شامل لغت الفاظ کا علاماتی و اشاراتی ہوتا ہے جن میں تمام الفاظ کے لسانی، قواعدی، محاوراتی، ضرب الامثالی، متروکی، مروجی، مترادفاتی الفاظ کے علامات کا اندراج کیا جاتا ہے اور دوسری قسم صفحاتی فہرست کی ہے جن میں شامل لغت الفاظ کے مندرجہ صفحوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔مخففاتی فہرستوں میں صفحاتی فہرست لازمی ہوتی ہے جن کی بدولت لغت سے استفادہ کرنے والے کے لیے زیادہ اُلجھنوں سے نجات ممکن ہے۔ اکثر لغات میں غیر ضروری تفصیل پر توجہ دی جاتی ہے اور اس قسم کی ضروری باتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مثلاً بعض لغت نگار لغت کے ابتدائی صفحات میں اسی زبان کی (جس کی لغت تدوین کی جاتی ہو) ابتدائی تاریخ، متروکات، لغت کی ضرورت، اسی زبان میں الفاظ کی کثرت، زبان کا گہوارہ، اصلیت، آمد، قدیم ملکی زبان، مختلف ادوار، اسلامی آمد، موجودہ زبان کی ابتدا، پراکرت اور سنسکرت، مختلف زبانوں کا مقابلہ، زبان کی قدامت و

عظمت، عام زبان، زبان کی مقبولیت، زبان کی تحریر، مذکورہ زبان کی شاعری اور نثر کی تفصیل تدوینِ لغت کے وقت لغت نویس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان تمام تفصیل کے بجائے مخففاتی اور اشاراتی فہرست میں علامتی انداز میں ان تمام باتوں کا اندراج کرے اور ساتھ ساتھ صفحاتی فہرست میں مندرجہ حروف کے صفحے کی نشاندہی کرے کہ حرف 'ا''ب''ج' وغیرہ کے اندرجات کا اندراج فلاں صفحہ پر موجود ہے۔ جبکہ اردو پشتو ذولسانی لغات میں تو اس کا سرے سے کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔

دونوں زبانوں کے حروف تہجی سے واقفیت:

ذولسانی لغت نگاری کے فنی تقاضوں میں مخففاتی اور صفحاتی فہرست کے بعد لغت نگار کے لئے دونوں زبانوں کے حروف تہجی، تعداد، مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ان کی صورت، تمام آوازیں، تذکیری و تانیثی حیثیت، مختلف گروہی تقسیم اور اُن ادبی ناموں کو جو قواعد نگاروں نے طویل اور مختصر آوازوں کی بنا پر دیے ہیں، واقفیت لازم ہے۔

متشابہ الفاظ اور اعرابی مسئلہ:

فنِ لغت نگاری لغت نگار سے ذولسانی لغات کی ترتیب و تدوین میں ایک اور فنی تقاضے کو پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے اور وہ دونوں زبانوں میں مستعمل متشابہ الفاظ کا مسئلہ ہے متشابہ الفاظ سے مراد وہ الفاظ ہیں جو حروف، تعداد اور ترتیب ہر لحاظ سے یکساں ہوں لیکن اس کے اعراب اور معنی میں فرق ہو۔ ان الفاظ کے معاملے میں جو مشکل پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اندراج کس طرح کیا جائے مثلاً اِت، اَت، اُت، ٹَن، ٹُن، ٹِن، وغیرہ اس کی ترتیب کیا ہوگی؟ اس سلسلے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کا کہنا ہے کہ اس قسم کے الفاظ کے اندراج کے وقت فتحہ (زبر) والے لفظ کو پہلے اس کے بعد کسرہ (زیر) اور پھر ضمہ (پیش) کے ترتیب سے درج ہوں گے۔ یعنی (پَل، پِل، پُل) کے حساب سے لغت میں متشابہ الفاظ کا اندراج ہوگا۔(۲) یہ مشکل پشتو اردو یا اردو پشتو ذولسانی لغات میں بہت اہمیت کی حامل ہے اس لیے کہ اردو اور پشتو دونوں زبانوں نے عربی اور فارسی سے ہزاروں الفاظ و مرکبات مستعار لیے ہیں اردو میں ان الفاظ کا تلفظ اور مطلب قریب قریب وہی ہے جو اصل زبانوں کا ہے مگر پشتو میں ان کا تلفظ اور معانی میں زبان کی ضرورت کے مطابق اختراع کا عمل ہر لفظ اور مرکب میں پوشیدہ ہے اس لیے اردو سے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

پشتو یا پشتو سے اردو لغت کی تدوین میں نہایت باریک بینی سے کام لینا پڑتا ہے بصورت دیگر الفاظ کے معنی کچھ کے کچھ درج ہو جاتے ہیں اور اکثر اردو پشتو ذولسانی لغات میں یہ خامی دیکھی گئی ہے ۔

الف مقصورہ اور الف ممدودہ کا مسئلہ:

لغت نگار کو ذولسانی لغت کی تدوین و تشکیل کے وقت ایک اور مسئلے سے بر سر پیکار رہنا پڑتا ہے اور وہ الفاظ کے اندراج میں الف مقصورہ اور الف ممدودہ کا مسئلہ ہے ابھی تک جتنے بھی لغات چاہے وہ یک لسانی ہو یا ذولسانی ان تمام میں اندراجات الفاظ میں الف ممدودہ سے آغاز کیا گیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ قدیم لغات کی بے جا تقلید ہے۔ اردو کی یک لسانی لغات میں سید احمد دہلوی کی ''فرہنگ آصفیہ'' نور الحسن نیر کی ''نور اللغات'' عبد المجید کی ''جامع اللغات'' مہذب لکھنوی کی ''مہذب اللغات'' وارث سرہندی کی ''علمی اردو لغت'' مولوی فیروز الدین کی ''فیروز اللغات'' سعید اے شیخ کی ''رابعہ اردو لغت'' الحاج محمد ثقلین بھٹی کی ''اظہر اللغات'' اور ذولسانی لغات میں قاضی خیر اللہ کی ''خیر اللغات'' بہادر شاہ ظفر کاکا خیل کی ''ظفر اللغات'' انوار الحق کی ''اردو پشتو لغت'' حاجی پردل خان خٹک کی ''پشتو اُردو لغت'' وغیرہ شامل ہیں۔ ترقی اردو بورڈ کی رپورٹ ''تصنیف و تالیف'' سے اُصول بھی ملاحظہ کیجئے جن سے یہ مسئلہ بہ آسانی حل ہو سکتا ہے۔

> ''حروف تہجی کے اندراج کے وقت تاریخ گوئی کے حوالے کے سلسلے میں حساب ابجد (قاعدہ جمل) کو ملحوظ رکھا جائے۔'ا' اور 'آ' کی ترتیب کے سلسلے میں پہلے (الف مقصورہ) کے اندراجات مکمل کر لینے چاہیے۔ اس کے بعد الف ممدودہ 'آ' کو لیا جائے۔''(۳)

یہاں ایک بات ملحوظ نظر رکھنا ضروری ہے اگر ذولسانی لغت اُردو۔ پشتو کی ہو تو اس میں مذکورہ بالا ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر لغت پشتو۔ اُردو ہو تو وہاں یہ مسئلہ نہیں ہوتا کیونکہ 'آ' پشتو حروفِ تہجی میں شامل نہیں اسی لیے پشتو۔ اُردو لغات کی تدوین و تشکیل میں لغت نگار کو اس جھنجھٹ سے نجات حاصل ہے۔ مختصراً یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ذولسانی لغات کی تدوین و تشکیل میں اس مسئلے کی رو سے لغت نگار کو ان دو زبانوں جن کی لغت تدوین کی جاتی ہو 'ا' اور 'آ' کے باب میں دونوں زبانوں کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

حروف تہجی کے تحت فیصلہ صادر کرنا ہو گا۔ایک اور بنیادی بات کا ذکر اسی ذیل میں لازمی ہے کہ اگر لغت کی تدوین صرف ترجے کی بنیاد پر ہو تو پھر اُردو۔پشتو اور پشتو۔اُردو دونوں زبانوں میں الف مقصورہ سے الفاظ کا اندراج کرنا لازم ہے۔

لسانیات سے شغف اور واقفیت:

لغت نگاری کو فن کا درجہ حاصل ہے یہ فن ہونے کے علاوہ لسانیات کی ایک شاخ بھی ہے۔اس لیے لغت کی تدوین و تشکیل کے وقت لغت نگار کو لسانیات کی مختلف شاخوں (مارفیمیات، معنیات ، فونیمیات) سے استفادہ کرنا پڑتا ہے۔ڈاکٹر نذیر آزاد نے اپنی تصنیف ''اُردو لغت نگاری روایت اور ارتقا'' میں زیادہ زور معنیات پر دیا ہے کہ معنیات لغت کا مرکزی اور بنیادی حصہ ہوتا ہے اسی ذیل میں انہوں نے اپنا موقف کچھ یوں واضح کیا ہے کہ املا، تلفظ ، ہجا، ماخذ ، بجا طور پر لغت کے اجزائے ترکیبی ہیں لیکن معنیات لغت کا مرکزی تفاعل ہے۔۔[۴]

لسانیات کی ذیل میں ڈاکٹر نذیر آزاد نے جو موقف اپنایا ہے اس سے اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے کے لغت نگار کے لیے تدوین لغت (یک لسانی و ذولسانی) کے وقت لسانیات سے شغف اور گہری واقفیت ضروری ہے۔

انتخابِ الفاظ/تعینِ الفاظ:

تدوینِ لغت کے وقت اگلا مرحلہ تعینِ الفاظ کا ہے اور اس مسئلے کے حل کی بنیاد زیادہ تر لغت کی نوعیت میں تلاش کی جاسکتی ہے ؟ آیا مدون کردہ لغت نصابی سرگرمیوں کے تحت ، اصطلاحات علمیہ یا کسی مخصوص پیشوں سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ہے۔یا پھر اس کی نوعیت یک زمانی لغت کی ہے یا دو زمانی ، عصری ، تاریخی لغت ہے یا عمومی ؟لیکن اُردو لغت نگاری میں یہ مسئلہ کافی پیچیدہ ہے کیونکہ اس معاملے کے بارے میں اہلِ قلم اور محققینِ ادب میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے مہذب الفاظ کے تعین کو لازمی قرار دیا ہے اور بعض کے خیال میں مہذب الفاظ کے ساتھ فحش، بازاری اور سوقیانہ الفاظ کا تعین بھی لغت نگاری کے بنیادی فرائض میں شامل ہے ۔ جہاں تک عامیانہ ، بازاری اور سوقیانہ الفاظ کے تعین کا تعلق ہے تو لغت نگار کے لیے صاحب فرہنگ آصفیہ کے اس موقف سے اجتناب کرنا ہو گا:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

"فقیروں کی صدائیں اس میں سن لو، سودے والوں کی آوازیں اس میں دیکھ لو، دل لگی اس میں ہے، ظرافت اس میں ہے، ۔۔۔۔۔جواریوں ، ٹھگوں ، دلالوں ، چابک سواروں، بد معاشوں مختلف پیشہ وروں ۔۔۔۔ عورتوں کی بولی اس میں نہیں چھوڑی، جاہلوں کی باتوں سے اس میں پرہیز نہیں کیا۔ ہاں اگر چھوڑا ہے تو صرف مغلظات اور فحش چھوڑا ہے۔"(۵)

فحش الفاظ کے معاملے میں ڈاکٹر جانسن کا قول بھی درج کیا جاتا ہے جن سے مدون کردہ لغت میں فحش الفاظ کی شمولیت کے مسئلے کی تائید ہو گی۔

"کسی خاتون نے جانسن کو داد دی کہ آپ نے اپنی لغت میں کوئی فحش لفظ نہیں آنے دیا تو انہوں نے فرمایا:"محترمہ آپ نے ضرور ان الفاظ کو لغت میں ڈھونڈا ہو گا۔""(۶)

ترتیبِ الفاظ:

تدوینِ لغت میں تعینِ الفاظ کے بعد ترتیبِ الفاظ کا مرحلہ آتا ہے کہ الفاظ کے اندراجات میں کون سے ترتیب کا خیال رکھا جائے الفاظ کا اندارج حروف تہجی کی ترتیب سے کیا جائے یا لفظ کے ماخذات کی بنیاد پر ، موضوع کی مناسبت سے اندراج درست ہو گا یا بغیر کسی ترتیب کے۔ قدیم لغات میں الفاظ کی ترتیب کے حوالے سے مختلف طریقے رائج تھے بعض لغات میں پہلے حرف کا لحاظ رکھتا تو بعض لغات کی تدوین پہلے اور آخری حرف کی مناسبت سے کی جاتی تھیں۔ لیکن جدید لغات میں قارئین کی ذوق کا خیال رکھا گیا ہے اسی لیے اندراجاتِ الفاظ میں سب سے آسان عمل حروف تہجی یا ہجائی ترتیب سے الفاظ کا اندراج کیا گیا ہے اور جہاں تک مفرد اور مرکب الفاظ کے اندارج کا معاملہ ہے تو اس میں پہلے مفرد اور بعد میں مرکب الفاظ کا اندراج اہم ہے۔

ترقی اردو بورڈ کے رپورٹ 'تصنیف و تالیف 'سے اُصول بھی ملاحظہ کیجئے جن سے یہ مسئلہ بہ آسانی حل ہو سکتا ہے۔

"حروف تہجی کے اندراج کے وقت تاریخ گوئی کے حوالے کے سلسلے میں حساب ابجد (قاعدۂ جمل) کو ملحوظ رکھا جائے۔'ا' اور 'آ' کی ترتیب کے سلسلے میں پہلے (الف

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

مقصورہ) کے اندراجات مکمل کر لینے چاہیے۔ اس کے بعد الف ممدودہ 'آ' کو لیا جائے۔"(۷)

ذولسانی لغات میں میزبان زبان کے الفاظ کو اسی ترتیب سے جلی حروف میں درج کیے جاتے ہیں۔ ساخت کے اعتبار سے میزبان زبان کے الفاظ والے حصے کو ساختِ کبیری اور مہمان زبان والے الفاظ کے حصے کو ساختِ صغیری کہا جاتا ہے۔

اندراجاتِ الفاظ میں ہجائی ترتیب کے ساتھ الفاظ میں اعرابی ترتیب کا بھی خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ سب سے پہلے فتح، اس کے بعد کسرہ اور آخر میں ضمہ یعنی اعرابی ترتیب میں پہلے "اَب" اس کے بعد "اِب" اور اس کے بعد "اُب"، "اَس"، "اِس"، "اُس" کا اندراج کرنا ہوتا ہے۔ جب کسی زبان میں کسی ایک لفظ کو دو مختلف طریقوں میں لکھنے کا رواج ہو تو تدوین لغت کے وقت لغت نگار کو چاہیے کہ وہ اصل لغت کے سامنے مندرجہ لفظ کی دوسری شکل بھی درج کریں۔

لفظ کے لسانی ماخذ یا اصل کا تعین:

لغت کی تدوین و تشکیل کے عمل میں لغت نگار کے لیے ایک اور محنت طلب مرحلہ لفظ کے لسانی ماخذ یا اصل کا تعین ہے۔ ذو لسانی لغات میں یہ حصہ خاصا پیچیدہ ہے کیونکہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ لسانی ماخذ میں لفظ کو اس کی اصل، مادہ اور مختلف زمانی، لسانی، تاریخی، ساختی، صوتی اور صورتی تبدیلیوں سمیت درج کرنا لازمی ہے لیکن لغت میں مندرجہ لفظ کے سامنے ان تمام باتوں کی وضاحت کرنا دشوار ہوتا ہے اسی لیے لغت نگار کو لغت کی نوعیت کے تحت لفظ کے اصل کا تعین اور اندراج کرنا لازمی ہے اگر لغت کی نوعیت تاریخی، دو زمانی اور وضاحتی ہو تو پھر لفظ کو ابتدا تا آخر تمام تبدیلیوں اور صورتوں سمیت درج کرنا ہوتا ہے۔ لفظ کے اصل یا لسانی ماخذ کے بارے میں شمس الرحمان فارقی کا ماننا ہے:

> "لغت نگار کا کام صرف یہ ہے کہ ممکن حد تک ہر لفظ کی اصل، یعنی وہ جس زبان سے آیا ہے، اس کی نشاندہی کر دے، اور اگر اس کی جڑ سلسلہ بہ سلسلہ کئی زبانوں سے ہوتی آئی ہے تو اس کی بھی نشاندہی کر دے۔ ممکن ہو تو یہ بھی بتا دے کہ زبان میں اس کی قدیم ترین اور جدید ترین مثالیں اور کہاں ہیں۔"(۸)

ڈاکٹر گیان چند نے ابتدائی اور جدید زمانے کی بابت کچھ یوں وضاحت کی ہے کہ ابتدا میں یہ مسئلہ کافی پیچیدہ تھا کیونکہ بہ یک وقت لفظ کے اصل کے لیے تمام موافق اور مخالف، صرفی و نحوی، معنوی اور لسانی و غیر لسانی ماخذات سے استفادہ کرنا ہوتا تھا اس کے علاوہ لغات و دیگر اصل مخطوطات کا مطالعہ کیا جاتا لیکن اب یہ مسئلہ اتنا الجھا ہوا نہیں کیونکہ اب بہ کثرت لفظ کے اصلیاتی لغات ملتے ہیں جس سے بہ آسانی لفظ کے لسانی ماخذ اور اصل کا علم ہوتا ہے۔[۹]

درست تلفظ:

ذو لسانی لغت نگاری کے فنی تقاضوں میں ایک اہم تقاضا جو وقت کی ضرورت بھی ہے الفاظ کا درست تلفظ کے ساتھ اندراج ہے جن کے بارے میں اکثر لغت نگاروں نے اغماض برتا ہے اور نتیجتاً عوام میں الفاظ کا غلط تلفظ اور ادائیگی عام ہوتی جارہی ہے۔ لفظ کے تلفظ کے لیے عموماً دو طریقے یعنی توضیحی اور اعرابی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ لفظ کے درست تلفظ کے حوالے سے ڈاکٹر گیان چند جین کا خیال ہے کہ پہلے موجودہ تلفظ کو درج کیا جائے۔ بعد میں صراحت کر دی جائے کہ اصل کے اعتبار سے اس لفظ کا تلفظ یہ تھا۔[۱۰]

ذو لسانی لغات میں میزبان زبان کے الفاظ میں درست تلفظ کا خیال رکھنا اور ان کو درست تلفظ کے ساتھ درج کرنا ہوتا ہے۔ مہمان زبان میں تلفظ کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں۔

رسم الخط:

ذو لسانی لغت نویسی کے فن میں ایک اہم اور بنیادی تقاضا الفاظ کے درست رسم الخط کا خیال رکھنا ہے۔ اگرچہ بیشتر لغت نویس لغت کی تدوین و تشکیل کے وقت اس کا خیال نہیں رکھتے۔ لغت نویس پر دیگر ذمہ داریوں سمیت یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ لغت مدون کرتے وقت دونوں زبانوں کے رسم الخط کا خاص خیال رکھیں اگر یہ لغت اُردو زبان کے ذخیرہ الفاظ کے حوالے سے ہو تو سارے الفاظ کا اندراج اردو رسم الخط (نستعلیق) میں ضروری ہوتا ہے اگر مدون کردہ لغت اُردو کے علاوہ کسی اور زبان (پشتو، سندھی، ہندی، فارسی، عربی) میں مدون کیا جارہا ہو تو الفاظ کا ندراج اسی زبان کے رسم الخط میں درج کرنا ضروری ہوتا ہے۔ فرض کریں کہ اُردو۔ پشتو لغت کی تدوین کا عمل ہو تو اس کے لیے لازم ہے کہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

اُردو الفاظ اردو رسم الخط (نستعلیق) میں اور پشتو الفاظ کو پشتو رسم الخط (نسخ) میں درج کیا جائے تاکہ دیگر اُلجھنوں کے ساتھ رسم الخط کا بھی مسئلہ حل ہو جائے اور استفادہ کرنے والوں کو دونوں زبانوں کے رسم الخط کا بخوبی علم ہو جائے۔ اس میں قاری کے لیے سب سے بڑی آسانی یہ پیدا ہو گی کہ وہ ذو لسانی لغت میں دونوں زبانوں کے رسم الخط کے اندراج کے ذریعے سے الفاظ کی تلاش میں الجھن کا شکار نہیں ہو گا۔

لفظ کی املائی صورت:

رسم الخط کے بعد ذو لسانی لغت نگاری کا ایک اور تقاضا لفظ کی درست املائی صورت میں اندراج ہے۔ جس کی وضاحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لفظ کی املائی صورت متعین کرنے کے لیے لازمی ہے کہ ہمارے سامنے ابتدا سے لے کر آج تک املا کے متروک اور مروجہ طریقے زیرِ غور ہوں کیوں کہ لفظ کی ابتدائی اور آج کل کے مروجہ شکل میں کافی فرق پایا جاتا ہے اسی لحاظ سے لغت نگار کے لیے جدید تقاضوں کو زیر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ جدید اور مروجہ صورت اختیار کریں۔ کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قدیم طریقہ غلط اور جدید طریقہ درست ہے لیکن یہ وقت کا تقاضا اور ضرورت ہے اسی لیے اسے اپنانا چاہیے اگرچہ قدیم املائی طریقے کو آج بھی کچھ لوگ استعمال کرنے پر مصر ہیں لیکن درست جدید املائی طریقہ ہو گا۔ ڈاکٹر گیان چند جین نے لفظ کی املائی شکل وصورت اور اس کے استعمال کے حوالے سے ایک دلچسپ بات کا اظہار کیا ہے:

> "قدیم مصنفین کا املا ان کے دور کے لیے تھا۔ ہمارے دور کا املا الگ ہے۔ لہٰذا قدیم متون کو جدید میں چھاپنا چاہیے۔"(۱۱)

لفظ کی قواعدی حیثیت کا تعین:

ذو لسانی لغت نگاری کے فنی تقاضوں میں ایک اہم اور ضروری تقاضا لفظ کی قواعدی حیثیت کا تعین کرنا ہے اسی باب میں زیادہ زور لفظ کی تذکیر و تانیث پر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند جین کے خیال کے مطابق قواعدی تعین میں تذکیر و تانیث کا اندراج بہت ضروری ہے کیونکہ اُردو میں جنس کی مطابقت بہت اہم ہوتی ہے۔(۱۲)

"اُردو لغات اُصول اور تنقید" میں سید خواجہ حسینی اپنے ایک مضمون بعنوانِ "اُردو لغت نویسی کے مسائل" میں لفظ کی قواعدی حیثیت کے تعین کے باب میں لفظ کی قواعدی تعین پر زور دے کر یہاں تک کہتے ہیں کہ لغت میں پوری گرائمر شامل ہونی چاہیے۔"(۱۳)

وضاحتِ معنی:

لغت کسی بھی زبان کا ہو وہ مکمل نہیں ہو سکتی کیونکہ زبان ایک تغیر آشنا حقیقت ہے جو ہمیشہ وقت اور حالات کی مناسبت سے مختلف تبدیلیوں سے ہم کنار رہتی ہے اسی لیے لغت کسی بھی زبان کا ہو اسے اس سفر میں اپنی زبان کا ساتھ دینا ہوتا ہے۔ یہی صورت حال الفاظ کے معنی و مفہوم کا بھی ہے اور یہ بھی وقت کی مناسبت سے مختلف تبدیلیوں سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ جو معنی کئی سال پہلے مروج تھی وہ آج بھی ہو یا ہمیشہ رہے گی بلکہ الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے معنی و مفہوم کے ساتھ لفظ کے معنی کی تبدیلیوں کا بھی خیال رکھ کر اس کا ریکارڈ درج کرنا ہوتا ہے۔ لغت نگاری کے تمام مراحل کٹھن اور سخت ہوتے ہیں لیکن لغت میں معنی و مفہوم کی وضاحت لغت نگار سے زیادہ کھوج اور سخت جانی کا تقاضا کرتی ہے۔ اسی ضمن میں لغت نگاری کے میدان میں مختلف اوقات میں تدوین کردہ لغات کا جائزہ لیا جائے تو مایوسی ہوتی ہے۔ اس کی بظاہر وجہ اس مشکل اور محنت طلب حصے پر توجہ نہ دینا ہے۔

شواہدِ معنی یا اسناد کا تعین:

فنِ لغت نگاری کا لغت نگار سے ایک اہم تقاضا معنی کے شواہد و اسناد کا تعین ہے۔ اکثر لغات میں لغت نگاروں نے اس کا لحاظ نہیں رکھا بلکہ بعض ادبا نے سندی طریقہ کار کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا اور اس طریقہ کار کو درست جانا ہے۔ جن ماہرین کی نظر میں سندی طریقہ درست نہیں ان میں ایک نام مالک رام کا بھی ہے جس نے سندی طریقہ پر اپنا مؤقف کچھ یوں ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ: ایک روایت یہ چلی آرہی ہے کہ الفاظ کے معنی کی سند میں شعرا کے کلام سے مثالیں درج کی جاتی ہیں۔ یہ طریقہ ناکافی ہے کیونکہ بے شمار الفاظ ایسے ہیں جس کا استعمال شعرا نے اپنے کلام میں نہیں کیا۔ تو کیا اس سے ان کی صحت مشکوک ہو جاتی ہے؟ یا معنی و مفہوم میں دشواری پیش آئی؟ دونوں سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔(۱۴)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

اسی باب میں پروفیسر نذیر احمد کا مؤقف بھی ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:

> "اُردو لغت نگاری کا یہ پہلو انتہائی کمزور ہے۔ اس لیے بعض لغات شواہد سے خالی ہیں اور جن میں شواہد آئے ہیں وہ اکثر ان الفاظ و فقرات کے ہیں۔ جن کی شعری شہادت موجود ہے۔ نثری ادب یا کسی اور طرح کی تحریر کی مثالیں شاذ ہی ملتی ہیں۔"(۱۵)

امیر مینائی کی "امیر اللغات" پر ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے بھی اس حوالے سے نکتہ چینی کی ہے۔

> "امیر اللغات کی پہلی جلد میں آسمان، آتش، آنسو اور بالخصوص آنکھ کے تلفظ کے ساتھ ان سے متعلق صفات، تشبیہات، استعارات اور ان کی اسناد کا ڈھیر لگا دیا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ آنکھ کی تشریح کی ضمن میں جلد اول میں امیر نے صفات چشم معشوق، تشبیہات معشوق اور تشبیہات چشم عاشق کوئی بارہ چودہ صفحات میں بیان کی ہیں۔ البتہ تیسری جلد میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی۔"(۱۶)

مرکبات کا تعین و اندراج:

ذو لسانی لغت نگاری ایک وسیع میدان ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تو اس کا دائرہ کار اتنی وسعت اختیار کرتا ہے کہ یہ کام شخصی کاوشوں سے سرانجام دینا مشکل ہو جاتا ہے اور اداروں کی خدمات کا تقاضا کرنے لگتا ہے کیونکہ اگر ہم صرف اُردو میں شامل فارسی و عربی مرکبات کو مد نظر رکھ لیں اور ان کی اصلیت کا تعین کرنے لگیں تو ظاہر ہے لغت کی ضخامت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جامع لغت کی ترتیب میں ضخامت سے کنارہ کشی کرنا کسی طور پر عقل مندی نہیں۔ پروفیسر نذیر احمد کے بقول لغات میں مرکبات کا تعین کرنا لازمی ہے لیکن اردو ادب میں ہزاروں تلمیحات، شعری تشبیہات، محاورات و ضرب الامثال، روزمرات، اصطلاحات پیشہ وران کی جمع آوری کے بارے میں عمیق مشاہدے کی ضرورت ہے کیونکہ لغت نگاری کا کام اس وقت تک معیاری طور پر انجام نہیں پا سکتا جب تک کہ مرکبات کے سلسلے کے مطالعے مکمل نہ ہو جائیں۔(۱۷)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

رموزِ اوقاف سے آشنائی:

مولوی عبدالحق کے بقول رموزِ اوقاف سے مراد وہ علامتیں ہوتی ہیں۔ جو ایک جملے کو دوسرے سے یا کسی ایک جملے کے حصے کو دوسرے حصوں سے علاحدہ کریں اور جس کے استعمال سے تحریر کے پڑھنے، اصل اہمیت اور مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔[۱۸]

فنِ لغت نگاری میں رموزِ اوقاف کی اہمیت سے فرار ممکن نہیں اگرچہ اکثر لغت نگاروں نے ان علامات سے لغت نگاری کے فنی تقاضوں کے ذیل میں اغماض برتا ہے لیکن بنیادی طور پر دیکھا جائے تو دیگر تحریروں کی بہ نسبت رُموزِ اوقاف کی زیادہ ضرورت تدوین لغت میں پڑتی ہے اس لئے لغت نگار پر لازم ہے کہ وہ تدوینِ لغت کے وقت دیگر بنیادی باتوں سمیت رموزِ اوقاف اور اس کی علامتوں اور لغت میں مناسب مقامات پر ضرورت کے مطابق اس کے استعمال سے گہری واقفیت حاصل کر لے تاکہ تدوین لغت میں ان علامات کا بوقت ضرورت احسن استعمال کر کے استفادہ کرنے والوں کے لیے آسانی پیدا ہو۔ رُموزِ اوقاف میں تفصیلیہ، قوسین، سکتہ، وقفہ، رابطہ، ختمہ، سوالیہ، عمودی بریکٹ، سیدھا خط، آڑا خط، اقتباسیہ، ماخوذیہ، متبادلہ، علامتِ تجزیہ، علامتِ تسویہ، تین نقطے اور زنجیرہ شامل ہیں۔

تدوین لغت کے وقت مذکورہ بالا فنی تقاضوں کے علاوہ لغت کی نوعیت کے پیش نظر دونوں زبانوں میں مستعمل محاورات، تشبیہات، استعارات، روزمرات، تلمیحات، ضرب الامثال، علمی اصطلاحات، مختلف پیشوں کے اصطلاحات، دونوں زبانوں کے مختلف اصناف سخن کی وضاحت، عورتوں اور بچوں کی بولی، عوامی بولی، سیاسی و صحافتی الفاظ کا تعین و اندراج، دونوں زبانوں میں مستعمل سابقوں اور لاحقوں کا تعین و اندراج، کثیر معنوی الفاظ کی الگ الگ وضاحت و اندراج ذولسانی لغات کے فنی تقاضوں میں شامل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مسعود ہاشمی، ڈاکٹر، اردو لغت نویسی کا پس منظر، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی، ۱۹۹۷، ص، ۳۹
۲۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۹۱
۳۔ ترقی اردو بورڈ، تصنیف و تالیف، وزارتِ تعلیم اور سماجی بہبود حکومت ہند، ۱۹۷۸، ص، ۱۲

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

۴۔ نذیر آزاد، ڈاکٹر، اُردو لغت نگاری روایت اور ارتقا، اے، آر، آزاد، میموریل فاؤنڈیشن پلوامہ کشمیر، ۲۰۰۹، ص، ۲۳، ۲۲

۵۔ سید احمد دہلوی فرہنگ آصفیہ، جلد اول، مطبع رفاہ عام پریس لاہور، مئی ۱۹۰۸، ص، ۲۵

۶۔ وارث سرہندی، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، جلد دوم، مقتدرہ قومی زبان اردو اسلام آباد، ۱۹۸۶، ص، ۸

۷۔ ، ترقی اردو بورڈ، تصنیف و تالیف، وزارتِ تعلیم اور سماجی بہبود حکومت ہند، ۱۹۷۸، ص، ۴۴

۸۔ شمس الرحمان فاروقی، اردو لغات اور لغت نگاری، لفظ مشمولہ، رؤف پاریکھ، ڈکٹر، اردو لغت نویسی تاریخ، مسائل اور مباحث، مضمون، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان اردو اسلام آباد، ۲۰۱۰، ص، ۵۷۹

۹۔ گیان چند جین، علم اللغات اور لفظ اصلیات، لفظ مشمولہ، رؤف پاریکھ، ڈاکٹر ا، اُردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۳۳

۱۰۔ ایضاً، ص، ۲۱

۱۱۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان اردو اسلام آباد، ۱۹۹۴، ص، ۴۳۶

۱۲۔ گیان چند جین، علم اللغات اور لفظ اصلیات، لفظ مشمولہ، رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اُردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۲۱

۱۳۔ خواجہ حسینی، اردو لغت نویسی کے مسائل، لفظ مشمولہ، رؤف پاریکھ، اردو لغات اصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴ص، ۴۶

۱۴۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی، ۱۹۵۸، ص، ۴۱

۱۵۔ ایضاً، مضمون، پروفیسر نذیر آزاد، ص، ۲۷

۱۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لغوی مباحث، مجلس ترقی ادب لاہور، ۲۰۱۵، ص، ۸۹

۱۷۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی، ۱۹۵۸، ص، ۲۸

۱۸۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو املا اور رسم الخط، اُصول و مسائل، سنگِ میل پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، ۱۹۷۷، ص، ۲۶